Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون ــــــ نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ ــــــ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل لاہور

۱۲ شعبان ۱۳۷۳ھ

جمعۃ المبارک — فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۳/۸ — ۱۶ شہادت ۱۳۳۳ھش — ۱۶ اپریل ۱۹۵۴ء — نمبر ۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

عام صحت بہتر ہے۔ کل ٹمپریچر ۹۹ تھا۔ زخم والی جگہ میں ہلکا درد بھی ہے شکر میں کمی ہے

احباب اپنے پیارے آقا کی کامل شفایابی کیلئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں!

ربوہ ۱۴ اپریل: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:-

"حضور کی عام صحت بہتر ہے۔ البتہ کل ٹمپریچر ۹۹ تک پہنچ گیا تھا۔ زخم والی جگہ میں ہلکا درد بھی ہے۔ شکر میں کمی ہے"

تار کا انگریزی متن حسب ذیل ہے

Hazrat's general condition good but temperature reached 99 yesterday also slight pain in wounded part. Sugar less.

پارلیمنٹ نے موجودہ تعلیمی نظام کا جائزہ لینے کیلئے کمیشن مقرر کرنے کی قرارداد منظور کرلی

کمیشن تعلیمی نظام کو پاکستانی نظریات اور موجودہ ضرورتوں کے مطابق بنانے کے لئے تجاویز پیش کریگا

کراچی ۱۵ اپریل: آج پارلیمنٹ میں اتفاق رائے سے مسٹر نور احمد کی یہ قرارداد منظور کر لی گئی۔ کہ ایک ایسا کمیشن قائم کیا جائے۔ کہ جو موجودہ تعلیمی نظام کا جائزہ لے۔ اور اسے پاکستانی نظریات اور موجودہ ضرورتوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے تجاویز پیش کرے۔ وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس کمیشن سے ہمیں بہت زیادہ توقعات وابستہ نہیں رکھنی چاہئیں۔ اس طرح بہت سی سکیموں کے معرض التواء میں پڑنے کا اندیشہ بھی لاحق ہے۔ اس وقت حکومت بہت اہم تعلیمی اصلاحات نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اور مجھے اندیشہ ہے۔ کہ اس سے فائدہ اٹھا کر مفاد پرست لوگ جو ملک کی ترقی میں روکاوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔ یہ مطالبہ شروع کر دیں کہ تعلیمی ترقی کی تمام سکیموں کو اس وقت تک معرض التواء میں ڈال دیا جائے جب تک کمیشن اپنی رپورٹ نہ پیش کر دے۔

مسٹر نور احمد کی قرارداد کا پارلیمنٹ میں ہر طبقہ نے خیر مقدم کیا۔ مقررین نے تعلیم کے اصلاحی اور اخلاقی پہلوؤں پر زور دیا۔ مسٹر نور احمد نے کہا۔ کہ تعلیم کا موجودہ نظام طالبعلموں کو زندگی کی جدوجہد میں کامیاب کرانے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں روس۔ ترکی۔ فن لینڈ اور میکسیکو سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا نظام کی سب سے کمزور کڑی ثانوی تعلیم ہے۔ انہوں نے تجویز پیش کی۔ کہ ثانوی تعلیم تین مرحلوں میں دی جائے ابتدائی۔ درمیانی۔ اعلیٰ۔ حزب مخالف کے لیڈر مسٹر سریش چندر چٹوپادھیائے نے قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ کہ تعلیم کا موجودہ نظام انگریز نے اپنا کام چلانے کے لئے رائج کیا تھا۔ مگر ہمارے طالبعلموں کو ایسا نظام چاہیئے۔ جو ان کے سامنے آزادی کی صحیح قدر و قیمت کو اجاگر کر کے دکھا دے۔

مسٹر ابوالقاسم اور مسٹر احمد جعفر نے اپنی تقریروں میں کہا۔ کہ طالب علموں کو سستی درسی کتابیں نہیں ملتیں۔ اور تعلیم کے اخراجات بہت زیادہ گراں ہیں۔ بیگم شاہنواز نے کہا۔ کہ تعلیم کا معیار اور زیادہ بلند کرنے کے لئے ٹیکسوں میں زیادتی کرنی چاہیئے۔ سردار عبدالرب نشتر نے کہا کہ ماہرین تعلیم کے سامنے سب سے بڑا اہم کام یہ ہے کہ ملک کے باشندوں کے ذہنوں میں بیرونی نظریات و تصورات صوبہ پرستی اور فرقہ پرستی کے جراثیم پرورش نہ پا سکیں۔

قرارداد کی منظوری کے بعد صدر نے پارلیمنٹ کا اجلاس پیر تک ملتوی کر دیا ہے۔ مجلس دستور ساز کا اجلاس بھی جو ہفتہ کو منعقد ہونے والا تھا۔ منگل تک ملتوی کر دیا گیا

کراچی میں شاہ سعود کی مصروفیات

کراچی ۱۵ اپریل: آج شاہ سعود نے مختلف انجمنوں کے نمائندوں۔ وفدوں اور افراد سے سعودی عرب کے سفارتخانہ میں ملاقات کی۔ شاہ سعود نے آج صبح قائد اعظم اور قائد ملت کے مزاروں پر فاتحہ پڑھی۔ اس کے بعد وہ کویت عریبک سکول گئے۔ جہاں انہیں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ تیسرے پہر کراچی کے شہریوں نے [illegible] ٹاؤن میں آپ کے اعزاز میں دعوت دی اور سپاسنامہ پیش کیا۔ شاہ سعود نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی عنقریب ایسا آئین تیار کرے گی۔ جس کی بنیاد قرآن کریم اور شریعت پر ہوگی۔ اس کے بعد پاکستان اپنے اقتصادی اور معاشرتی مسائل حل کر سکے گا۔

سندھ کا بائیس ہزار غیر مزروعہ علاقہ پمپنگ سٹیشنوں کے ذریعہ سیراب کیا جائیگا

حیدرآباد سندھ ۱۵ اپریل: حکومت سندھ نے بائیس ہزار ایکڑ بنجر زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے ایک سکیم تیار کی ہے۔ اس سکیم کے تحت عنقریب ضلع دادو میں دریائے سندھ کے کنارے تین پمپنگ اسٹیشن قائم کئے جائیں گے۔ جو پمپوں کے ذریعہ دریا سے پانی نکال کر ساڑھے بارہ میل لمبی ایک نہر میں ڈالیں گے۔ اس نہر کے ذریعہ اس بنجر زمین کی آبپاشی کی جائے گی۔ اس علاقہ کو سکھر بند سے پانی نہیں ملتا کوٹڑی بیراج مکمل ہونے پر بھی امید نہیں۔ کہ اس علاقے کو پانی ملے۔ اس لئے پمپنگ اسٹیشنوں کے ذریعہ اسے سیراب کیا جائے گا۔

لاہور میں ہندوستان کا نیا ڈپٹی ہائی کمشنر

نئی دہلی ۱۵ اپریل: آل انڈیا ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت نے مسٹر ایم۔ بی راؤ کو مسٹر بینرجی کی جگہ لاہور میں ہندوستان کا ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر کیا ہے۔

سندھ میں لوکل باڈیز کے انتخابات نومبر میں ہوں گے

حیدرآباد سندھ ۱۵ اپریل: بالغوں کے حق رائے دہندگی کی بنا پر سندھ میں لوکل باڈیز کے انتخابات اس سال نومبر میں ہوں گے۔ اس امر کا اعلان صوبہ کے وزیر لوکل باڈیز میر علی نواز خان تالپور نے کیا۔ انہوں نے کہا۔ چونکہ لوکل باڈیز کے نظم و نسق میں عوام کو شریک کرنا ضروری ہے۔ اس لئے دسمبر تک تمام لوکل باڈیز کے انتخابات مکمل کروا دیئے جائیں گے۔

حکومت ایران کی دعوت پر ایک وفد ایران جائیگا

کراچی ۱۵ اپریل: حکومت ایران کی دعوت پر تین ارکان کا ایک وفد تہران جا رہا ہے۔ یہ وفد مشہور فلاسفر بو علی سینا کی ہزار سالہ برسی میں شرکت کرے گا۔ وفد کے لیڈر پنجاب یونیورسٹی کے مولوی محمد شفیع ہوں گے۔ بقیہ دو ارکان پنجاب یونیورسٹی کے ڈاکٹر محمد باقر اور ڈھاکہ یونیورسٹی کے عندلیب شادانی ہوں گے۔

مصر میں تین سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کو دس سال کے لئے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے روک دیا گیا

قاہرہ ۱۵ اپریل: مصر کی انقلابی کونسل نے وفد۔ سعدی اور آئینی لبرل پارٹی کے ارکان کو جو انقلاب سے پہلے وزارتی یا حکومتی عہدوں پر تھے۔ دس سال کے لئے تمام سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی ہے۔ سابق حکومتوں کے وہ وزیر جو کسی سیاسی پارٹی سے تعلق نہ رکھتے تھے ان پر اس حکم کا اطلاق نہ ہوگا۔ تاہم ضرورت پیش آنے پر ان پر بھی یہ پابندی عائد کی جا سکے گی۔ قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم نے اس امر کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایسا کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ ملک کی سیاسی زندگی کو پراگندہ کرنے میں ان پارٹیوں کا ہاتھ رہا ہے۔

اعلانِ تعطیل

تعطیل عام کی وجہ سے ۱۷ اپریل ۱۹۵۴ء کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ احباب اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

ایمان کا سب سے افضل درجہ لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ ہے

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان بضعٌ وسبعون شعبۃ افضلھا قول لا الٰہ الا اللہ وادناھا اماطۃ الاذیٰ عن الطریق والحیاءُ شعبۃ من الایمان

(سنن ابو داؤد)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کے ستر سے اوپر کچھ درجے ہیں سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ ہے۔ اور سب سے ادنیٰ درجہ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کا دور کرنا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیعت کب فائدہ دیتی ہے؟

"بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اسی وقت حصہ دار ہوگا جب وہ اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جائے۔ منافق آنحضرت صلعم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے۔ ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا۔ اس لئے ظاہری لا الٰہ الا اللہ ان کے کام نہ آیا۔ تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے۔ اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا۔ اور کوشش نہیں کرتا۔ تو اس کا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے۔ محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو اس انسان (مرشد) کے ہمرنگ ہو۔ طریقوں میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے۔ یہ دھوکا ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہیئے۔ اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہیئے" ÷ (ملفوظات)

ویٹرنری کالج کے لئے ۲ دو وظائف

حکومت بلوچستان نے ۸۰ روپے ماہوار کے دو وظائف ویٹرنری کالج لاہور میں تعلیم پانے والے ایسے امیدواران کے لئے منظور کئے ہیں جو میٹرک (سائنس) یا ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل پاس ہوں (ڈان ۹/۴/۵۴) (ناظر تعلیم وتربیت)

خدام احساس ذمہ داری کے معیار کو بلند کریں

وقت اور حالات کے مطابق اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ روحانی تغیرات کے لئے بڑی جدوجہد اور غیر معمولی محنت درکار ہے۔ ذکر و فکر سے اپنے اندر ایک غیر معمولی کام کرنے کی روح اور طاقت پیدا کریں۔ احساس ذمہ داری کا معیار اس قدر بلند ہو کہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کسی خارجی تحریک یا سہارے کی احتیاج نہ رہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

(۱) پیشگی قیمت آنے پر ہی پرچہ جاری کیا جاتا ہے۔ (۲) قیمت موجود ہو۔ تو پرچہ جاری رکھا جاتا ہے۔ (۳) قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ (۴) وی۔پی کی انتظار نہ کیا کریں۔ رقم دیر سے وصول ہوتی ہے۔ اور خرچہ بھی زائد پڑ جاتا ہے۔ (۵) قیمت اخبار سالانہ ۲۴ روپے ہے ششماہی ۱۳ روپیہ۔ سہ ماہی سات روپیہ۔ (۶) خطبہ نمبر کی قیمت ۶ روپیہ سالانہ ہے۔

(مینیجر)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری لڑکی عزیزہ رشیدہ بیگم بی۔ایس سی کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے۔ خاکسار شیخ شریف احمد ڈگزیکٹو انجنیر ڈیرہ اسمٰعیل خان (صوبہ سرحد) (۲) خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار ناصر احمد ظفر چھور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ (۳) احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح طور پر خدمت دین کا موقعہ دے۔ نیز میرے بھائی عبدالغفار صاحب چند یوم سے بعارضہ خناق بیمار رہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مالی اور دنیوی مشکلات کو دور کر کے مجھے اپنے مقاصد میں امتیازی رنگ میں کامرانی بخشے۔ فضل کریم ٹیچر شرق پور (۴) میرے بچے عبدالباقی ارشد و عبدالشکور اظہر بی۔ ایس۔سی تھرڈ ایر اور ایف ایس سی میڈیکل فائنل کے امتحان دے رہے ہیں۔ بچی نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ سب کی کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ بیگم ڈاکٹر عبدالحمید کراچی (۵) میں کچھ عرصہ سے کھانسی کی شدت کی وجہ سے بیمار رہتا ہوں۔ اور کمزور ہو گیا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مجھے کامل شفا بخشے۔ عبدالعزیز اوورسیر (۶) عزیز بشیر احمد خان بی۔ اے کا امتحان دے رہے ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ غلام محمد از مندرانی (۷) احباب میرے اور میرے بھائی مبشر احمد کے لئے امتحان میں کامیابی کی دعا فرمائیں۔ فریدہ بنت ناصر احمد قریشی بخت گنج مردان (۸) میری چھوٹی لڑکی زبیدہ خاتون کالی کھانسی اور بخار سے بہت بیمار ہے احباب اس کی صحت کے واسطے دعا فرمائیں سید غلام حسین شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوال ضلع سرگودہا (۹) میرا بچہ عزیز منیر احمد خان امسال ایف۔ایس سی میڈیکل سیکنڈ ایر کا امتحان دے رہا ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ و برادران کی خدمت میں درخواست دعا ہے نصیر احمد خان خانپوری (۱۰) عاجز کی بائیں آنکھ کی نظر بند ہو رہی ہے۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق سفید موتیا شروع ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ ملک فخر الدین کنجاہی (۱۱) خاکسار کے والد (عبدالکریم صاحب فانیج) کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے احباب مکمل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ عبدالقدیر عاصم گنج (۱۲) خاکسار کا چھوٹا بھائی محمد ادریس کئی ہفتوں سے بعارضہ بخار و کھانسی شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ناصر احمد ظفر چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ (۱۳) ۱۴ اپریل سے میرا امتحان شروع ہے۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ماجد شاہد لاہور (۱۴) امسال جامعہ نصرت ربوہ کی طرف سے ایف۔ اے کے امتحان میں ۱۵ طالبات شرکت کر رہی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام طالبات کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ سعیدہ قاضی سیکنڈ ایر بنت قاضی محمد نذیر پرنسپل جامعہ احمدیہ (۱۵) میرے لڑکے عزیزی فیض محمد نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خیر محمد احمدی ڈیرہ غازیخان (۱۶) خاکسار امسال ایف۔ اے انگلش کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمود احمد حلقہ الف (۱۷) بندہ امسال ایف۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ریاض احمد ارشد مونگ ضلع گجرات (۱۸) خاکسار پولیس ٹریننگ سکول میرپور میں ٹریننگ حاصل کر رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالقیوم (۱۹) میری مامی صاحبہ چند روز سے میعادی بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اسد اللہ بمقام پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ۔ (۲۰) میرے بڑے بھائی شریف احمد صاحب احمدی مالک پاکستان الیکٹرک سٹور سیالکوٹ پندرہ بیس روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمد الطاف تنویر مسجد چینیاں والی کوچہ چابک سواراں لاہور۔

(۲۱) یہ عاجز بعض مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار حکیم محمد موسیٰ احمدی کمال ڈیرہ (سندھ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۵۴ء

اشتراکیت کیوں بُری ہے؟

ایک معاصر اپنے تازہ ترین اداریہ میں لکھتا ہے:-

"ایک مدت کے بعد ہمارے صوبے میں اشتراکیت کے خطرے کی طرف سرکاری طور پر توجہ کی جا رہی ہے۔ ملک فیروز خاں نون نے چند روز کے عرصے میں متعدد مرتبہ اپنے سامعین کو اشتراکیت اور اشتراکیوں سے متنبہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ سب سے پہلے انہوں نے مسلم لیگ کے کارکنوں کی کنونشن میں اس امر کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد بورے والا ملتان جہانیاں وغیرہ میں انہوں نے لوگوں کو آگاہ کیا ہے کہ اشتراکیت ایک مہلک نظریہ ہے اس سے بچو۔ اس بلا سے بچنے کی صورت ان کے نزدیک یہ ہے کہ مسلمان اسلام اور قرآن کی طرف لوٹیں۔ اور اشتراکیت سے اپنے امراض کا مداوا طلب کرنے کی بجائے قرآن کے اصولوں پر عمل کر کے اپنی مشکلات کو حل کریں۔

اشتراکیت کا مقابلہ کرنے کا جذبہ ان میں اتنا شدید اور مخلصانہ ہے۔ اور وہ نہ صرف جماعت اسلامی سے متحدہ محاذ بنانے کے لئے تیار ہیں بلکہ مجلس احرار سے بھی جو خود ان کے احکام کے ماتحت پنجاب میں خلاف قانون جماعت قرار دی جا چکی ہے۔ اور جس کے اخبار کو ایک سال بند رکھنے کے بعد اس کو دوبارہ جاری کرنے کی اجازت مرحمت نہیں فرمائی گئی۔ اشتراکیت کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے مخالفوں کی طرف بھی دوستی کا ہاتھ بڑھانا اس امر کا پتہ دیتا ہے کہ ملک صاحب اس سلسلے میں کس قدر مخلص ہیں۔ پھر کیا ہمیں اس اخلاص فی القرآن والاسلام کی قدر نہیں کرنی چاہیئے؟"

ہم یہاں اس امر کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ کہ مسلم لیگ یا ملک فیروز خاں نون کا اشتراکیت کے مقابلہ کے لئے اسلامی جماعت سے اتحاد کا اعلان ان کی موجودہ پوزیشن یا مسلم لیگ کے اصولوں سے کس قدر متضاد ہے۔ اس کے متعلق معاصر سول کا ایک گزشتہ اداریہ ہی نہیں بلکہ خود اس معاصر کا حصہ سے ہم نے اوپر اقتباس دیا ہے طنزیہ انداز بیان ہی غور و فکر کا سامان مہیا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

ہم یہاں صرف اس بات پر مختصر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ اشتراکیت کا مقابلہ آخر کیوں کرنا چاہیئے۔ اور وہ کیوں بُری چیز ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت کو یا عوام کو اسلام اور جمہوری اصولوں کے مطابق کیا ذرائع اختیار کرنے چاہئیں؟

معاصر مذکور نے اس اداریہ میں ملک صاحب کی زبانی ایک بڑی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ ملک صاحب اشتراکیت کی مخالفت کرتے ہیں۔ تو ان کا سارا زور اس بات پر صرف ہوتا ہے۔ کہ اسلام انفرادی ملکیت کو جائز قرار دیتا ہے اور قرآن جبراً کسی شخص کی مملوکات پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ وہ امرا کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ اپنی دولت اپنے نادار مفلس بھائیوں کو اپنی رضا و رغبت سے دے دیں۔

معاصر نے اس امر کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اپنی جگہ درست ہے۔ اور جو یہ ہے کہ اسلام کی تعلیمات کا دائرہ صرف جائدادوں اور زمینداریوں اور ذاتی اموال تک محدود نہیں ہے بلکہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں کے متعلق متوازن (اور) معتدل ... ہدایات و تعلیمات پیش کرتا ہے (بالفاظ معاصر بہ تغییر قلیل) یہ معاصر کا کہنا درست ہے خود معاصر اور اسکے ہم خیال اس پر کہاں تک عمل کرتے ہیں۔ ہم یہاں اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ بہر حال یہاں تک معاصر نے جو کچھ کہا ہے درست ہے اور ہم اس سے حرف بحرف متفق ہیں

معاصر نے ملک صاحب کے نزدیک اشتراکیت اور اسلام میں ملکیت کے متعلق جو فرق ہے واضح کیا ہے۔ جو کچھ ملک صاحب نے فرمایا ہے۔ اس سے اصل سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اشتراکیت اور اسلام میں شاید مقصد کا تو فرق نہیں۔ البتہ طریق کار میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دوسرے الفاظ میں اشتراکیت بھی یہ چاہتی ہے کہ دنیا کی پیداوار سے ساری نوع انسان یکساں طور پر متمتع ہو اور اسلام کا بھی تقریباً یہی مقصد ہے۔ مگر دونوں کے طریق کار میں بڑا فرق جو ہے وہ یہ ہے کہ اشتراکیت تو چاہتی ہے کہ امرا کی دولت زبردستی چھین کر عوام کو دے دی جائے۔ مگر اسلام کا طریق کار یہ ہے کہ امرا اپنی فالتو دولت اپنی رضا و رغبت سے ناداروں کو دے دیں۔ معاصر بھی اس امر میں ملک صاحب سے متفق ہے۔ اور ہم بھی متفق ہیں۔ مگر قابل غور امر یہ ہے کہ آخر اشتراکیت کا طریق کار کیوں بُرا ہے۔ اور اسلام کا طریق کار کیوں اچھا ہے۔ اگر ذرا غور کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اشتراکیت کا طریق کار اس لئے بُرا ہے کہ اس سے دنیا میں فتنہ و فساد کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اشتراکیت ایک نظریہ کی حد تک ہی محدود ہو۔ تو کوئی بات نہیں تھی۔ مگر اشتراکیت چاہتی ہے۔ کہ دنیا میں اپنے نظریات کو بالجبر نافذ کیا جائے۔ اگر بالفرض اشتراکیت یہ کہے۔ کہ میں اپنے نظریات کو بغیر زبردستی کے بغیر فتنہ و فساد کے آئینی طریق سے غالب کرنا چاہتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ امرا کو ترغیب و تحریص سے آمادہ کیا جائے کہ وہ اپنی فالتو دولت افادۂ عوام کے لئے دے دیں تو ظاہر ہے کہ اسلام اور اشتراکیت میں عملاً شائد کوئی فرق نہیں رہتا۔ کیونکہ اقتصادی معاملات میں اسلام کا نقطۂ نظر بھی یہی ہے کہ امرا رضا و رغبت سے اپنا فالتو مال دے دیں۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ اشتراکیت کسی ایسی بات کی قائل نہیں۔ اس کا ڈھانچہ ہی اس بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ کہ امراء سے بالجبر دولت چھین لی جائے۔ ان کی ملکیتوں پر زبردستی قبضہ کر لیا جائے۔ اور پرولتاریہ یعنی عوام کو اکسا کر اپنے اپنے ملک کے نظام حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے۔ اور ہر جگہ عوام کی اشتراکی حکومت قائم کی جائے اور تمام اراضی تمام صنعتی کارخانوں الغرض پیداوار کے تمام ذرائع پر بالجبر قبضہ کر لیا جائے۔ اور پھر جو لوگ اس نظریہ کو تسلیم کریں۔ ان میں پیداوار کو حصہ رسدی تقسیم کیا جایا کرے۔ اور جو اس کے مخالف ہوں ان کو تہس نہس کر دیا جائے۔

ہمیں یقین ہے کہ ملک صاحب معاصر اور تمام دشمنانِ اشتراکیت بھی ہمارے ساتھ اس میں متفق ہوں گے کہ اشتراکیت صرف اسلئے بُری ہے کہ وہ اپنے نظریہ کو دنیا پر بالجبر ٹھونسنا چاہتی ہے۔ ورنہ اس کا نظریہ کہ دنیا کی پیداوار میں سب کا حصہ ہے۔ کوئی بُرا نہیں ہم جو کچھ عرض کر رہے ہیں۔ صرف اجمالاً عرض کر رہے ہیں۔ باریک تفصیلات میں جانے کی یہاں گنجائش نہیں۔ لہذا اس امر میں دو رائیں نہیں ہوسکتیں کہ اشتراکیت اسلئے بری ہے کہ وہ بالجبر اپنا نظریہ ٹھونسنا چاہتی ہے۔ اور اسکے لئے فتنہ و فساد ایسے ذرائع استعمال کرنے سے بھی اسے گریز نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کا وجود ہی فتنہ و فساد پر قائم ہے۔ وہ دنیا میں انقلاب چاہتی ہے۔ اور تلوار کی نوک سے اپنا نظریہ ٹھونس دینا چاہتی ہے یہی چیز ہے جو گھناؤنی ہے۔ جو جمہوریت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ جو اسلام کے اصولوں کے منافی ہے۔ جو انسانی فطرت کی تردید ہے۔ انسانی فطرت اس کو برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ انفرادی قومی یا عالمی پیمانہ پر جبر کا عفریت اس کے سر پر کھڑا کر دیا جائے۔ جس کے خوف سے انسانیت لرزہ بر اندام رہے۔ موت کے بھینٹ ہو جائے اور قبر کی زیب و زینت بن جائے۔

جمہوریت تو جمہوریت۔ اسلام نے تو فتنہ و فساد کی اتنی مذمت کی ہے۔ کہ کوئی شخص جس نے کبھی قرآن کریم کا واقعی مطالعہ کیا ہے۔ اس کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اسلام اگر کسی چیز کا شرک کے بعد دشمن ہے۔ تو فتنہ و فساد کا دشمن ہے۔ وہ کسی طرح اسکو برداشت نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ خواہ کوئی نظریہ کتنا ہی مقدس کیوں نہ ہو۔ اسکو منوانے کے لئے بھی وہ اتنا جبر بھی برداشت نہیں کرتا کہ کسی کو تنکے سے تکلیف دی جائے۔ یہ ہے اسلام۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اشتراکیت اس لئے بری ہے کہ وہ تشدد اور جبر سے اپنے آپ کو دنیا پر ٹھونسنا چاہتی ہے اور اسلئے اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ دشمن جماعتوں کے ساتھ بھی اس کو مٹانے کے لئے اتحاد کر لینا چاہیئے تو کیوں کسی ایسی پارٹی کا وجود یہاں جائز ہے۔ جو کھلی تو ہوتی ہے۔ اسلام کے نام پر مگر وہ نہ صرف اپنے نظریات تشدد اور جبر سے ٹھونسنے کے ارادے رکھتی ہے بلکہ اس امر میں خود اشتراکیت اور فاشزم کے حوالے دے کر تشدد اور جبر کو نہ صرف جائز بلکہ ضروری قرار دیتی ہے۔

یہ سوال ہے جس پر نہ صرف ملک فیروز خاں نون کو غور کرنا چاہیئے بلکہ پاکستان کے ہر بہی خواہ کو غور کرنا چاہیئے یعنی جو جماعت بالجبر حکومت پر قبضہ کرنیکا ارادہ رکھتی ہو کیا اشتراکیت کیساتھ ساتھ اس کا قلع قمع بھی ضروری ہے یا نہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی ×

(۱)

مہاراجہ دلیپ سنگھ

مہاراجہ دلیپ سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ جی کے سب سے چھوٹے بیٹے بتائے جاتے ہیں مہاراجہ جی کی وفات کے وقت ان کی عمر دس ماہ کے قریب تھی۔ ان کی پیدائش مہارانی جنداں کے بطن سے ۲۳ بھادوں ۱۸۹۵ بکرمی مطابق ۱۸۳۰ء کو لاہور میں ہوئی تھی۔ بعض سکھ ودوانوں کے نزدیک مہارانی جنداں مہاراجہ رنجیت سنگھ سے شادی پر رضامند نہ تھی۔ چنانچہ سردار کرپال سنگھ آزاد تحریر فرماتے ہیں:۔

"راجاؤں۔ مہاراجاؤں کے محلات میں جس طرح عورتوں کی مساوات پاؤں تلے روندی جاتی ہے۔ اس کا نقشہ ہمیں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی شخصیت سے بھی نظر آجاتا ہے۔ جس نے ۱۷-۱۶ سال کی جنداں سے بڑھاپے میں شادی رچائی۔ تواریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہارانی جنداں کی مرضی اس شادی کے حق میں نہیں تھی۔ اور اس کے والدین اس شادی کے کرنے میں مجبور کئے گئے تھے"۔

ترجمہ از لوک ساہت اکتوبر ۱۹۵۰ء

مہاراجہ رنجیت سنگھ کی اس قسم کی من مانی کارروائیوں کے پیش نظر ہی ایک سکھ وِدوان نے بیان کیا ہے:۔

"ہمیں یہ بھول نہیں جانا چاہیئے کہ تاریخ ایک تاریخ ہے۔ اور مہاراجہ رنجیت سنگھ ستگورو نہیں تھے ایک بہادر راجہ تھے"

(ترجمہ از روزنامہ پرکاش ۳۱/ اگست ۱۹۵۲ء)

مہاراجہ رنجیت سنگھ کی آنکھیں بند ہونے کے بعد سکھ حکومت پر ایک زلزلہ آگیا۔ اگرچہ مہاراجہ موصوف کی زندگی میں بھی حکومت کے پاس کوئی مجموعہ قوانین وغیرہ نہیں تھا جیسا کہ ایک سکھ مؤرخ کا بیان ہے:۔

"مہاراجہ رنجیت سنگھ اپنی مرضی سے حکومت کرتا تھا۔ اور حکومت کا تمام کاروبار اپنے ہاتھ میں رکھتا تھا۔۔۔ عدالتوں

کی راہنمائی کے لئے قوانین کا کوئی مجموعہ نہ تھا"۔

(ترجمہ از گولڈن ٹمپل ہند دا اتہاس ص۲۳۱)

لیکن پھر بھی مہاراجہ موصوف کے اثر و اقتدار سے کچھ نہ کچھ امن ضرور قائم تھا۔ کم از کم لاہور دربار کے سکھ سرداروں اور مثلوں کی جانیں تو محفوظ تھیں آپ کے بعد میں سکھ سردار آپس میں گتھم گتھا ہو گئے اور اقتدار حاصل کرنے کی ہوس میں جس کا داؤ چلتا تھا۔ وہ دوسرے کے خون میں ہاتھ رنگ لیتا تھا۔ آخر یہ کشت و خون اور قتل و غارت اتنا بڑھا کہ سکھوں کے پہلے اور آخری بادشاہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے خاندان کے لوگ بھی اسکی لپیٹ میں آگئے۔ یعنی مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دو بیٹے مہاراجہ کھڑک سنگھ اور شیر سنگھ اور ہونہار پوتا مہاراجہ نونہال سنگھ۔ (جسے سکھ مورخین نے قابلیت کے لحاظ سے دوسرا مہاراجہ رنجیت سنگھ قرار دیا ہے) اور رنجیت سنگھ کی بیوہ رانی چند کور اور رنجیت سنگھ کے بیٹے مہاراجہ شیر سنگھ کا بیٹا کنور پرتاپ سنگھ وغیرہ چند دنوں میں ہی یکے بعد دیگرے ہمیشہ کی نیند سلا دیئے گئے چنانچہ ایک سکھ وِدوان سردار شمشیر سنگھ اشوک ہسٹری ریسرچ سکالر نے لکھا ہے:۔

"مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ۱۸۳۹ء میں مرنے کے بعد خالصہ دربار پر آفتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ اور ڈوگرہ گردی نے سیاسی چالوں کے ساتھ سکھ حکومت کا شیرازہ بکھیرنا شروع کر دیا۔ شیر پنجاب کے خاندان پر اس طریقے سے چھری چلائی کہ خالصہ دربار میں خون کی ہولی کھیلی گئی۔ ۱۸۳۹ء میں یکے بعد دیگرے مہاراجہ کھڑک سنگھ کنور نونہال سنگھ ڈوگرہ گردی کا شکار ہو گئے ۱۸۴۲ء میں شیر پنجاب کی بہو مہارانی چند کور

---

1. سکھ حکمرانوں اور ان کے متعلقین کے اس کشت و خون کا انگریزوں نے یہ صلہ دیا کہ گلاب سنگھ ڈوگرا سے جو مذکورہ کشت و خون کا بہت بڑا باعث تھا۔ صرف ۷۵ لاکھ روپے لے کر اور کشمیر جیسا مسلم اکثریت کا علاقہ اس کو سونپ کر مہاراجہ گلاب سنگھ بنا دیا۔ اس سودہ بازی کو مشہور انگریز مورخ مسٹر کننگھم نے برٹش قوم پر ایک بدنما داغ قرار دیا ہے۔

اور ۱۸۴۳ء میں مہاراجہ شیر سنگھ معہ اپنے بیٹے کنور پرتاپ سنگھ کے بہت بری طرح قتل کر دیئے گئے"۔

(ترجمہ از ساہت سماچار جنوری ۱۹۵۲ء)

آخر پنجاب کا تخت پانچ سال کے مہاراجہ دلیپ سنگھ کے حوالہ کر دیا۔ حالانکہ اس وقت یہ تخت کا اصل وارث نہ تھا۔ چنانچہ ایک سکھ سکالر سردار شمشیر سنگھ اشوک تحریر فرماتے ہیں:۔

"مہاراجہ شیر سنگھ کے بعد پنجاب کی حکومت کے اصل وارث کنور کشمیرا سنگھ، کنور تارا سنگھ (مہاراجہ شیر سنگھ کے چھوٹے بھائی) تھے۔۔۔۔۔ راجہ دھیان سنگھ کے بیٹے راجہ ہیرا سنگھ نے پنڈت جلھے کی مدد سے کنور کشمیرا سنگھ اور کنور تارا سنگھ کو بغض و عناد کی وجہ سے نظر انداز کر دیا اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کو ابھی بچہ تھا۔ گدی پر بٹھا دیا۔۔۔۔۔ ڈوگرے بھائی۔۔۔۔۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے نام پر پنجاب کی حکومت مکمل طور پر اپنے قبضہ میں کرنا چاہتے تھے۔ اسی وجہ سے بڑے بھائیوں کو چھوڑ کر چھوٹی عمر کے مہاراجہ دلیپ سنگھ کو تخت پر بٹھا دیا"۔

(ترجمہ از ساہت سماچار جنوری ۱۹۵۲ء)

سکھ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ کشمیرا سنگھ اور رنجیت سنگھ کے ایک اور بیٹے پشاورا سنگھ نے پنجاب کی حکومت پر اپنا حق سمجھتے ہوئے دلیپ سنگھ کو گدی ملتے ہی بغاوت کا علم بھی بلند کیا تھا۔ اور بعض پلٹنوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ لیکن راجہ ہیرا سنگھ وغیرہ کی حکمت عملی نے ان کی اس بغاوت کو ناکام بنا دیا۔ اور بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ چنانچہ مسٹر کننگھم بیان کرتے ہیں:۔

Kasmira singh and Peshawara singh... sons born to adopt-ed by Ranjit singh ... started up as the rivals of the child Dalip, and endeavoured to from a party by opposition at Sialkot. Some regiments ordered to Peshawar joined the two princes...... the two young men soon showed themselves to be incapable of heading a party; Hira Singh relaxed in his efforts against them and towards the end of March he raised the seige and allowed them to go at large."

History of the Sikhs Page 268

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

یعنی:۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دونوں لڑکوں نے نابالغ دلیپ سنگھ کے خلاف بغاوت کا علم بلند کر دیا یہ دونوں لڑکے کشمیرا سنگھ اور پشاورا سنگھ تھے۔۔۔۔۔ ان دونوں نے سیالکوٹ میں نابالغ دلیپ سنگھ کی مخالفت شروع کر دی۔ وہ رجمنٹیں جو پشاور بھیجی گئی تھیں۔ ان دونوں شہزادوں سے مل گئیں۔۔۔۔ دونوں نوجوان شہزادے کسی پارٹی کے لیڈر بننے کے اہل ثابت نہ ہوئے جس کی وجہ سے ہیرا سنگھ نے (جو اس وقت سکھ حکومت کا وزیر تھا) ان کے خلاف کوششیں نرم کر دیں۔ اور آخر مارچ میں اس نے محاصرہ اٹھا دیا۔ اور انہیں وہاں سے بھاگ جانے کی اجازت دیدی"۔

(ترجمہ از سکھ اتہاس ص۵۰)

کشمیرا سنگھ نے وہاں سے بھاگ کر اٹک کے قلعہ میں پناہ لی۔ اور وہیں سے پھر اپنے مہاراجہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ لیکن اس کی اس کوشش کا انجام بھی بہت برا ہوا۔ اور وہ آخر کار مارا گیا۔

(ملاحظہ ہو ہسٹری آف دی سکھز ص۲۷۰ و سکھ اتہاس ص۲۲۵)

(باقی)

اسلام کی ضیا پاشیاں جنوبی بنگال میں

(شیخ محمد احمد پانی پتی)

آج بھی جب جنوبی بنگال میں جنگلوں۔ دلدلوں۔ اور دریاؤں سے گھرے ہوئے علاقہ کے اندر پانچ وقت موذن کی صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے۔ اور سادہ لوح دیہاتی اور غریب مچھیرے خدائے واحد کی تمجید اور اس کی عبادت کے لئے ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ تو اس وقت ان بلند حوصلہ اور اولوالعزم مردانِ خدا کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ جنہوں نے نہایت پامردی سے سخت مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے ان علاقوں میں اسلام کا جھنڈا بلند کیا۔ جنوبی بنگال کا یہ دلدلی علاقہ سندربن کے قریب واقع ہے۔ اور ہزاروں درندوں سے بھرا ہوا ہے۔ اس زمانہ میں بھی جبکہ دنیا نے اس قدر ترقی کر لی ہے۔ یہاں رہ کر زندگی گذارنا خطرہ سے خالی نہیں۔

اس علاقہ میں اسلام کے پھیلنے کے واقعات اکثر و بیشتر پردۂ اخفا میں ہیں۔ البتہ بہت تلاش سے صرف اتنا پتہ چلتا ہے۔ کہ سب سے پہلے جنوبی بنگال کے اس حصہ میں جن لوگوں نے اسلام کا پیغام اور اس کی ثقافت اور کلچر کو پھیلایا۔ ان کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

شاہ جلال جو سلہٹ سے یہاں آئے۔ بایزید بوستمی جو چاٹگانگ کے رہنے والے تھے۔ اخی سراج الدین اور نور قطب عالم جو غور (مالدا) سے یہاں آکر فروکش ہوئے۔ پہلی قسم کے لوگوں میں شامل ہیں۔ یہ لوگ وہ پاکباز اشخاص ہیں۔ جنہوں نے تبلیغ کے ذریعہ یہاں اسلام کا نام روشن کیا۔ یہاں کی آب و ہوا اور جغرافیائی پوزیشن ان کے کام میں ایک زبردست روک تھی۔ مگر انہوں نے ہمت نہ ہاری، اور برابر اپنے کام میں مشغول رہے۔ ان کے اعلیٰ اخلاق۔ جوش ایمانی اور ان تھک کوششوں کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ ایسے علاقوں میں اسلام کی جڑیں گاڑنے میں کامیاب ہو گئے۔ جہاں تہذیب و تمدن کا نشان تک نہ تھا۔ جو لوگوں کی نظروں سے بالکل اوجھل تھے۔ اور باقی دنیا سے گویا بالکل کٹے ہوئے تھے۔

ان کے علاوہ کچھ لوگ ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے اپنی شخصیت اور ذاتی قابلیت کی وجہ سے دنیاوی اعزاز حاصل کیا تھا۔ لیکن اسلام کی تبلیغ سے غافل نہ رہے۔ جو برعظیم ہندوستان کی ساری مسافت طے کر کے یا تو اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے جن پر ان کو دربارِ دہلی سے مامور کیا گیا تھا۔ یا اس وقت کی سیاسی مشکلات سے تنگ آکر اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے جنوبی بنگال میں چلے آئے۔ اور یہیں آباد ہو گئے تھے۔

مؤخر الذکر افراد میں سے قابل ذکر شخص خان جہان علی خاں ہے۔ جو ضلع کھلنا میں باگرہاٹ کے مقام پر آکر آباد ہوا تھا۔ اس نے پندرھویں صدی عیسوی کے نصف اوائل میں بنگال کی سیاسی اور مذہبی زندگی میں ایک اہم پارٹ ادا کیا تھا۔ اس زمانہ کے تاریخی واقعات کے دفتر اس عظیم شخص کے بارہ میں بالکل خاموش ہیں۔ لیکن مختلف ذرائع سے پتہ چلتا ہے۔ کہ خان جہان علی خاں خاندانِ سادات کے عہدِ حکومت میں دربارِ دہلی میں ایک نہایت ذی عزت رئیس گنا جاتا تھا۔ لیکن سیاسی جھگڑوں سے برگشتہ خاطر ہو کر وہ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ دہلی سے چل کھڑا ہوا۔ مصیبتیں جھیلتا اور تکلیفیں برداشت کرتا ہوا وہ بنگال میں وارد ہوا۔ وہاں پہنچ کر اس نے وہیں رہائش پذیر ہونے اور اپنی زندگی کے مقاصد کو بروئے کار لانے کا ارادہ کر لیا۔

باگرہاٹ آج کی طرح اس زمانہ میں بھی ایک نشیبی جگہ واقع تھا جس میں کثرت سے درندوں کے کھبٹ اور گھنے جنگلات تھے۔ ان جنگلات میں سے سست رفتار ندیاں بھی گذرتی تھیں۔ جو وہاں کی دلدلوں کے پانی میں ہر دم اضافہ کرتی رہتی تھیں۔ اس جگہ کھیتی باڑی بالکل ناممکن تھی۔ البتہ اس علاقے کی سرحد پر بعض جفاکش لوگوں کی ہمت سے چند بستیاں قائم ہو گئی تھیں۔ اسی حالت میں ۱۴۵۰ء میں خان جہاں خاں جس نے دار السلطنت دہلی کی شان و شوکت اپنی آنکھ سے دیکھی تھی۔ یہاں آکر اترا۔ بہت ممکن ہے۔ اس کا مقصد یہاں آنے سے یہ ہو۔ کہ چونکہ یہ سرزمین حاکمِ بنگال کے اثر و نفوذ سے بھی بالکل پاک تھی۔ اس لئے یہاں رہائش پذیر ہونے کی صورت میں وہ سیاسی جھگڑوں سے بالکل الگ تھلگ رہے گا۔ اور اپنے مقاصد کو عملی جامہ پہنا سکے گا۔

یہاں پہنچنے کے جلد ہی بعد اس نے یہاں کی سماجی اور مادی زندگی کو ترقی و عروج پر پہنچانے کے لئے ایک وسیع اور شاندار سکیم پر عمل درآمد شروع کر دیا۔ اس نے ضلع کے طول و عرض میں تعلیم پھیلانے اور سکول کھولنے کے وسیع انتظامات کئے۔ سب سے بڑی دقت وہاں کے باشندوں کو یہ تھی۔ کہ پینے کا پانی بالکل نہیں ملتا تھا۔ اس غرض کے لئے اس نے صاف پانی کا ذخیرہ جمع کرنے کے لئے بڑے بڑے تالاب کھدوائے جن میں سے دو اب بھی باقی ہیں۔ اور اس کی حسنِ تدبیر اور حسنِ انتظام کی گواہی دے رہے ہیں۔ اس امید پر اس نے متعدد مسجدیں تعمیر کروائیں۔ کہ آگے چل کر یہی مسجدیں یہاں کے باشندوں میں ایک نئی زندگی اور ایک تازہ روح پھونکنے میں ممد و معاون ثابت ہوں گی۔ اور یہیں سے ایک نئی تہذیب اور ایک نئے کلچر کے سوتے پھوٹیں گے۔

اس نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا۔ کہ وہ اس علاقہ میں دُور دُور تک پھیل جائیں۔ اور اس کی مثال پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نئے وطن بنائیں۔ اور ان میں آباد ہوں، وہاں علم پھیلائیں۔ لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں، اور ایک نئی تہذیب و تمدن کی بنیاد رکھیں۔ اس کے اس عزم کی گواہی آج بھی وہ شاندار عمارات دے رہی ہیں۔ جو اس نے وہاں کے باشندوں۔ اپنے ساتھیوں اور اپنے خاندان کے لئے بنائی تھیں۔ ملک میں امن قائم کرنے اور اس کو بحری ڈاکوؤں اور رہزنوں سے بچانے کے لئے اس نے ایک مسلح فوج بھی تیار کی تھی۔

خان جہان خاں کا باوجود اس کے کہ اس کے ہاتھ میں ہر طرح کی طاقت تھی۔ یہ مقصد اور مدعا نہ تھا۔ کہ وہ وہاں ایک بادشاہ کی سی زندگی بسر کرے وہ ایک مذہبی اور معاشرتی مصلح تھا۔ اور برعظیم کے دوسرے مسلمانوں کی طرح ملک و ملت کا ایک معمار اس کی بہترین یادگار ہیں۔ اس کے اخلاق اور کارناموں کے متعلق کہی ہوئی وہ کہانیاں اور قصے ہیں۔ جو اس کی وفات کے بعد سے لے کر اب تک مشہور ہیں۔ وہاں کے لوگ اکو ولیٔ کامل کا مرتبہ دیتے ہیں۔ اس کے مقبرہ کی دیواروں پر اس کی وفات کے جو حالات لکھے ہوئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس کا انتقال ۲۳، ۲۴ اکتوبر ۱۴۵۹ء کی درمیانی رات کو ہوا تھا۔ اور ۲۵ اکتوبر کو اسے دفن کیا گیا۔

خان جہان خاں کا مقبرہ اینٹوں سے بنا ہوا ہے۔ اور اس وقت کے فنِ تعمیر کا ایک نہایت دلکش نمونہ ہے۔ قبر عمارت کے بیچ میں پتھر کے بنے ہوئے ایک صندوق کے نیچے ہے۔ اور اینٹوں اور پتھروں کے بنے ہوئے تین ستونوں پر قائم ہے۔ اردگرد جا بجا قرآن مجید کی آیتیں بڑی خوبصورت شکل میں لکھی ہوئی ہیں۔ پہلے سارے فرش پر پتھر کے ہشت پہلو چھوٹے چھوٹے منقش ٹکڑے لگے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض اب بھی باقی ہیں۔ لیکن اکثر وہاں کے باشندے ان سے تبرک حاصل کرنے کی غرض سے اکھاڑ کر لے گئے۔ اور اپنے گھروں میں لگا دیئے۔

مقبرہ کے ہر کونہ میں بڑے بڑے گول برج بنے ہوئے ہیں۔ ہر دیوار میں اوپر تلے تین خمیدہ کنگرے بنے ہوئے ہیں۔ جو باہر کی دیوار کے ساتھ چکر کھاتے ہوئے ایک برج سے دوسرے برج میں جا ملتے ہیں اس ساری عمارت کو ایک گول گنبد گھیرے ہوئے ہے۔ مقبرہ سے قریب ہی غربی جانب ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے۔ جو ابھی تک بہت اچھی حالت میں ہے۔ اس کی بناوٹ پندرھویں صدی عیسوی میں بنگال کے فنِ تعمیر کی سب خوبیوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ مشرقی دیوار میں تین محرابیں ہیں۔ جن میں سے گذر کر مسجد میں داخل ہوتے ہیں۔ مسجد کی چھت پر تین گنبد بنے ہوئے ہیں۔ مقبرہ اور مسجد کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ دونوں عمارتیں خان جہان علی خاں کے وزیر اور اس کے خاص مصاحب اور رازدار سید طاہر علی کی بنائی ہوئی ہیں۔

مقبرہ کے اردگرد اور اس کے قریب اور بھی کئی عمارتیں ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ان میں سے بعض وزراء اور امراء کے محلات تھے۔ مگر زمانہ کے ہاتھوں یہ شاندار عمارات اب کھنڈرات میں تبدیل ہو کر مٹی اور پتھروں کا ڈھیر بن چکی ہیں۔ اب سوائے ان کی ان بنیادوں کے جو مٹی میں دھنسی ہوئی ہیں۔ اور کچھ باقی نہیں۔

البتہ ایک وسیع اور شاندار عمارت اب بھی نظر آتی ہے۔ جس کو وہاں کے لوگ "ستتر گنبدوں والی مسجد" کہتے ہیں۔ اس پر "ستتر" گنبد بنے ہوئے ہیں۔ عمارت کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خان جہان خاں نے یہ عمارت دو اغراض کے لئے بنائی تھی۔ ایک غرض یہ تھی۔ کہ یہاں نماز ادا کی جائے۔ دوسری غرض یہ تھی۔ کہ یہاں دربار منعقد ہوا کرے۔ یہ ایک عظیم الشان چوکور عمارت ہے۔ اور بہت مضبوط مصالحہ اس میں استعمال کیا گیا ہے اس کے ہر کونہ میں دو منزلہ برج بنے ہوئے ہیں۔ جن سے سیڑھیاں اتر کر فرش تک جاتی ہیں۔ عمارت کی چھت گیارہ لائنوں میں منقسم ہے۔ اور ہر لائن میں سات سات گنبد بنے ہوئے ہیں۔ ان گیارہ لائنوں کے نیچے فرش پر لائن میں سات سات محرابیں اوپر کے گنبدوں کے عین نیچے بنی ہوئی ہیں۔ جن ستونوں پر یہ محرابیں کھڑی ہیں۔ وہ سنگِ مرمر کے ہیں۔ یہ سب گنبد بیضوی شکل کے ہیں۔ لیکن وہ گنبد جو درمیانی لائن میں ہیں۔ وہ مخروطی شکل کے بنے ہوئے ہیں۔ شرقی دیوار میں جس سے اندر داخل ہوتے ہیں۔ گیارہ دروازے محراب دار بنے ہوئے ہیں۔ جو اپنی وضع میں ستونوں کی قطاروں کے بالکل مطابق ہیں۔ مغربی دیوار کے وسط میں امام کے لئے ایک محراب سی بنی ہوئی ہے۔ جو بہت ہی چھوٹی ہے۔ اور عمارت کی وسعت اور بلندی سے کسی طرح مطابقت اور مناسبت نہیں رکھتی۔ اس محراب کے قریب ہی ایک دروازہ ہے۔ جو باہر کی طرف کھلتا ہے۔

شاہ سعود ــــ سعودی عرب کے حکمران

سعودی عرب کے حکمران شاہ سعود بن عبدالعزیز کی پاکستان میں تشریف آوری کی تقریب کے پیش نظر آپ کے مختصر حالات درج ذیل کئے جاتے ہیں :۔

سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض سے تھوڑی دور کے فاصلے پر ایک شاہی محل واقع ہے۔ جو الف لیلوی ماحول کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ یہاں باغات میں باہر سے لائے ہوئے انمول پھول کھلے ہیں۔ اور جہاں ناچتے ہوئے چشموں اور تالاب کے پانی پر ایک ایسی چمکدار گیس کا دلنواز عکس پڑتا رہتا ہے۔ جو کرہ ہوا میں ابھی ابھی دریافت کی گئی ہے۔

یہ محل نیو یارک کی مشہور عالم والڈروف کے نمونے پر بنا ہوا ہے۔ اس میں صرف ریفریجریٹر اور دوسرا سامان لگایا ہے۔ بلکہ ہر وہ چیز موجود ہے۔ جس سے لطافتوں اور نزاکتوں کا تصور پیدا ہو۔۔ یہاں لمبے چوڑے گیراجوں میں بیش قیمت اور نایاب کاروں کے کارواں ہیں۔ ان سب کے مالک سعود ابن عزیز الفیصل السعود ہیں۔ جو سعودی عرب کے ۴۰ لاکھ عربوں کے بادشاہ ہیں۔ اگرچہ ان کی رعایا مجموعی طور پر غریب کسانوں پر مشتمل ہے لیکن اس کے باوجود بھی شاہ کی آمدنی بے اندازہ ہے۔ صرف تیل سے انہیں بیس کروڑ ڈالر سالانہ موصول ہوتے ہیں۔ تیل کی اس بے شمار دولت نے انہیں اپنی اس لاکھوں ایکڑ زمین سے بے نیاز کر دیا ہے۔ جو ناقابل کاشت اور بارانی ہے۔

شاہ سعود جن کی عمر اب ۵۴ سال ہے۔ کو قدیم مشرقی ایشیائی انداز میں بادشاہی کی تعلیم دی گئی ہے۔ ان کے والد شاہ ابن سعود مرحوم کی شخصیت صحیح معنوں میں ایک بادشاہ کی مکمل صفات و کمالات کی حامل تھی۔ جنوری ۱۹۰۲ء میں ریاض کے گورنر کو قتل کرنے اور صوبے پر قبضہ کرنے کے لئے صرف پندرہ افراد کی ضرورت پڑی۔ ریاض پر قابض ہونے کے بعد انہوں نے نجد کی ریاست میں اپنی بادشاہی کا اعلان کر دیا۔ اور انتقال کے وقت جبکہ ان کی عمر ۷۳ سال کی تھی۔ وہ تقریباً تمام عرب کے بادشاہ تھے۔ جس میں تیل کی سلطنت۔ مکہ کا متبرک شہر۔ سپاہیوں کی سینکڑوں بستیاں (جو ملک کی سرحدات اور حرم کی نگرانی کرتے ہیں) بھی شامل تھیں۔

موجودہ شاہ سعود السعود ابن سعود کے ۴۵ لڑکے لڑکیوں میں سے ایک ہیں۔ مرحوم ابن سعود کو یہ خطرہ تھا۔ کہ ان کی وفات کے بعد تخت کے کئی دعویدار ہوں گے۔ چنانچہ وہ اپنے لڑکوں پر کڑی نگرانی رکھتے تھے۔ مرحوم نے شاہ سعود کو پہلے ہی سے تخت کا وارث چن لیا تھا۔ چنانچہ

انہیں بچپن ہی سے ایسی کڑی تربیت کے مرحلوں سے گزرنا پڑا۔ جو ایک عرب جنگجو کے لئے ضروری ہیں۔ انہیں گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہونا پڑا۔ خنجروں اور گنوں کو چلانے کی تربیت حاصل کی۔ اور ان کی قوت ارادی اور سخت جانی کے امتحان کے لئے دوپہر کی جلتی ریت پر ننگے پاؤں چلایا گیا۔ ۱۲ سال کی عمر میں شاہ سعود نے اپنے والد کی جگہ ان قبائلی سرداروں کا استقبال کیا۔ جن کو مرحوم ابن سعود نے معاف کر دیا تھا۔ ۱۹ سال کی عمر میں انہوں نے ایک کڑی اور صبر آزما جنگ لڑی۔ ۲۹ سال کی عمر میں انہوں نے اس جنگ میں نمایاں حصہ لیا۔ جس کے بعد تمام عرب ان کے والد کی حکمرانی میں آگیا۔ اس کے پانچ سال کے بعد وہ اپنے والد کو ایک قاتل سے بچاتے بچاتے سخت مجروح ہوئے۔

اس زمانے میں مرحوم شاہ ابن سعود نے شاہ سعود کو اپنے بعد وارث تخت بنانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ قبائلی سردار اور عرب امیروں کو بلایا گیا۔ تاکہ وہ شاہ سعود کو وارث تخت تسلیم کرنے کے لئے حلف اٹھائیں۔ اس کے بعد سے شاہ سعود نے اپنے والد کو حکومت کے فرائض میں امداد دینی شروع کی۔ اور ان کے نمائندہ کی حیثیت سے غیر ممالک میں گئے۔ ۱۹۴۶ء میں انہوں نے مغربی ممالک کا آخری دورہ کیا۔ جب وہ امریکہ کے صدر ٹرومین کے مہمان کی حیثیت سے وائٹ ہاؤس میں قیام پذیر ہوئے۔

شاہ ابن سعود کو موت کی نیند بڑی آسانی کے ساتھ آئی۔ شاہ سعود جو اس وقت سعودی عرب کے وزیر اعظم تھے۔ نے چند ماہ قبل ہی حفاظتی اقدامات کئے۔ فوجوں کو ایسی جگہ تعینات کیا گیا۔ جہاں وہ باغی قبائلیوں کی سرکوبی کر سکیں۔ مکہ اور مدینہ کے علاقہ میں حفاظتی پولیس کے کیمپ لگا دیئے گئے۔ اس بات کا بھی خیال رکھا گیا۔ کہ کہیں تخت پر کوئی قبضہ نہ جما لے۔ سب سے زیادہ خطرہ شاہ سعود کو اپنے چھوٹے بھائی فیصل کی طرف سے تھا۔ جو مدتوں تک وائسرائے رہے۔ اس کے بعد وزیر خارجہ اور اقوام متحدہ میں سعودی عرب کے نمائندے تھے۔ لیکن ان کے ساتھ معاہدہ کر لیا گیا تھا۔

نومبر کی ایک دن جبکہ سورج طلوع ہو رہا تھا۔ شاہ ابن سعود نیند کی حالت میں وفات پا گئے۔ اس کے فوراً بعد شاہی مہمانوں اور امیروں نے دوسرے کمرے میں پہنچ کر شاہ سعود کے شاہ سعودی عرب ہونے کا اعلان کر دیا۔ اگرچہ اسی وقت شاہ سعود کے اپنے چار لڑکے تھے۔ مگر انہوں نے اپنے بھائی کو وارث تخت مقرر کیا۔

اپنی حکومت کے پہلے دن ہی شاہ سعود نے اعلان کیا۔ کہ سعودی عرب ایک امن پسند ملک ہے۔ اور اقوام متحدہ کے قواعد و ضوابط کی پابندی کریگا۔ جو کوئی بھی سعودی عرب سے محبت کرے گا۔ چاہے وہ مغرب کا رہنے والا ہو۔ یا مشرق کا ہمارا دوست ہوگا۔ شاہ سعود نے وعدہ کیا۔ کہ وہ برطانیہ کے ساتھ بوریمی کا مسئلہ بھی طے کریں گے۔ اس ریاست سے موجودہ شاہ کے والد مرحوم کو ۲۵ ہزار ڈالر سالانہ کی رقم خراج کے طور پر ملتی تھی۔ آپ نے غیر ملکی سرمایہ داروں کو ملک میں سرمایہ لگانے کی دعوت دی۔ اور انہیں یقین دلایا۔ کہ یہاں کمیونسٹ نہیں ہیں۔

غیر ملکی اور دور اندیش عرب مبصروں نے ایک بار پھر سعودی عرب کے ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لینا شروع کیا۔ نئی ترقیاتی اسکیموں یعنی غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے آبپاشی کے ذرائع مہیا کرنے۔ کوئلے کی کانوں۔ بندرگاہوں اور فضائی مستقر تعمیر کرنے کے علاوہ سعودی عرب کو دمشق سے ملانے والی سڑک پر شاہ سعود ۲ کروڑ سے ۴ کروڑ ڈالر کے درمیان رقم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کا یہ پروگرام بے حد حوصلہ مندانہ ہے۔ بعض منصوبوں پر کام شروع بھی ہو چکا ہے۔

اگرچہ اپنے والد کی طرح شاہ سعود شراب تمباکو وغیرہ سے نفرت کرتے ہیں۔ لیکن نصیریہ والا میں ان کا محل عیش و آرام کے سامان سے بھرا پڑا ہے۔ اس محل میں شاہ کی بیویاں۔ کنیزوں اور مصاحبوں کے علاوہ ۳۲۵ شہزادے اور اس تعداد سے کئی گنا زیادہ دوسرے "خاص لوگ" رہتے ہیں۔ اس اندازے کے مطابق" سعودی عرب کی سالانہ آمدنی کا ۱/۶ حصہ اس محل کے الف لیلوی ماحول میں رہنے والی بیویاں، کنیزوں کا مصاحبوں اور شہزادوں وغیرہ پر خرچ ہوتا ہے۔ جن کی تعداد اندازاً ۱۰۰۰ کے قریب ہے۔

قرون وسطیٰ کی عرب تہذیب کی یہ مثالی یادگار ترقی یافتہ ہونے کا کس طرح دعویٰ کر سکتی ہے۔ اس کا ثبوت سعودی عرب ایئر لائن سے ملتا ہے جو اس ملک کو مصر۔ شرق اردن اور اریٹریا سے ملاتا ہے۔ اس کمپنی میں ۳۲ ہوائی جہاز ہیں۔ جن میں سے چار شاہی خاندانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ بجٹ کا ایک خاصہ حصہ قبائلی سرداروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جو کسی وقت بھی باغی بن کر بدامنی اور لاقانونیت کا سبب بن سکتے ہیں۔ اور جہاں کہیں کوئی شیخ اس کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو حکومت کو نظم و نسق برقرار رکھنے کے لئے خود انتظام کرنا پڑتا ہے۔

سعودی عرب کی ترقی کے راستے میں حائل ہونے والا ایک اہم مسئلہ لوگوں کی پسماندگی ہے۔ عوام زیادہ تر غیر تعلیم یافتہ بیمار اور غریب ہیں۔ زمینیں زیادہ تر زمینداروں یا شہزادوں کے قبضہ میں ہیں۔

سعودی عرب کے سامنے دوسرا مسئلہ اسرائیل کا ہے۔ اس ملک میں ملک کو ترقی دینے کے ذرائع کم اور اسرائیل کو تباہ کرنے کے چرچے کم ہوتے ہیں۔

جب شاہ ابن سعود کا انتقال ہوا۔ شاہ سعود شاہ بنائے گئے۔ تو پہلے ہی دن خود انہوں نے اعلان کیا۔ کہ میں اسرائیل کو لٹیروں اور دشمنوں کا ایک گروہ خیال کرتا ہوں۔ اس کے ایک ہفتے بعد عرب لیگ کے جلسے میں شاہ سعود نے پھر اعلان کیا۔ کہ میں اسرائیل کو سمندر میں دھکیلنے کے لئے دس لاکھ عربوں کی جانیں بھی جائیں۔ تو پروا نہیں کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ مرحلہ بھی طے کرنا پڑ ہی جائے۔ لیکن جب تک لڑائی کا خطرہ موجود ہے۔ سعودی عرب کی ترقی کی بہت کم امید کر سکتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہو۔ کہ شاہ سعود کے عظیم اور عقلمند والد شاہ ابن سعود مرحوم جو اسرائیل سے سخت نفرت کرتے تھے۔ نے اسرائیل کے خلاف مصر اور شرق اردن کے ساتھ مل کر جنگ میں شمولیت نہیں کی۔ جو پہلے "راؤنڈ" کے طور پر آج سے چھ سال قبل ہوئی تھی۔

۔ کہ ترکی اور پاکستان نے جو معاہدہ کیا ہے۔ کچھ عجب نہیں۔ کہ سعودی عرب بھی اس معاہدے میں شریک ہو جائے۔

ضروری اعلان

مالی سال رواں کا آخری مہینہ گزر رہا ہے۔ جماعتوں سے چندہ کی وصولی کی مجموعی رپورٹ کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کئی ایک جماعتیں ابھی ایسی موجود ہیں۔ جن کی وصولی چندہ کی مقدار ان کے بجٹ آمد کے مقابلہ پر بہت ہی کم ہے۔ چنانچہ ہر جماعت کو اس کا الگ الگ حساب وصولی چندہ مقابلہ بجٹ آمد بھیجوا کر بقایا جات کی وصولی کے لئے توجہ دلائی گئی ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا بھی عمومی رنگ میں احباب جماعت و عہدیداران کی توجہ اس طرف مبذول کرنی چاہتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کو تبدیل شدہ حالات کے پیش نظر اپنی قربانی کے معیار کو اور بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے علم میں بعض ایسے لوگوں کی مثالیں بھی لائی گئی ہیں۔ کہ انہوں نے تمام سال میں صرف تحریک جدید میں ایک معمولی رقم چندہ ادا کر کے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ وہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی سے آزاد ہو گئے ہیں۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ جو لوگ لازمی چندہ جات (چندہ عام حصہ آمد اور جلسہ سالانہ) کے بقایادار ہوں۔ ان سے تحریک جدید کا چندہ اس وقت تک وصول نہ کیا جائیگا۔ کہ جب تک وہ ان چندوں کے بقایا جات کو پہلے ادا نہ کر لیں۔ احباب جماعت اور عہدیداران احباب کو [illegible] کا احساس کرتے ہوئے پوری توجہ اور محنت سے چندہ جات کی ادائیگی اور وصولی میں کوشش کرنی چاہیئے۔ تا کہ نظارت بیت المال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کر سکے۔ کہ اس سال تمام کی تمام [illegible] نے اپنے اپنے بجٹ آمد کو سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ [illegible] (ناظر بیت المال ربوہ)

آتشبازی کی بدعت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے میں حکام سے تعاون کیجئے

سٹی مجسٹریٹ لاہور کی عوام سے اپیل

لاہور ۱۴؍ اپریل:۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے عوام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لاہور سٹی کارپوریشن ایکٹ مجریہ ۱۹۴۱ء کی دفعہ ۱۱/۲ کے تحت آتشبازی کا استعمال ممنوع ہے۔ اس کے علاوہ ضابطہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۸۵ کے تحت یہ ایک ایسا جرم ہے جو قابل دست اندازی پولیس ہے لاہور سٹی کارپوریشن کے چیف ایگزیکٹو افسر کو ہدایت کی گئی ہے کہ ان تمام اشخاص کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ جو پبلک طور پر آتشبازی چلاتے ہوئے پائے جائیں۔ اسی طرح مقامی پولیس کو بھی اس بارے میں مناسب کارروائی کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

ڈپٹی کمشنر لاہور نے عوام کے راہنماؤں اور پبلک سے درخواست کی ہے کہ وہ اس بدعت کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے میں حکام سے پورا پورا تعاون کریں۔ شب برات کی تقریب پر پبلک مقامات میں آتشبازی کا استعمال عوام میں پریشانی کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس تقریب میں آتشبازی سے قومی روپیہ ضائع ہونے کے علاوہ یہ ایک ایسا پریشان کن بلکہ خطرناک کھیل ہے۔ جس سے انسانی زندگی اور جائیداد کے نقصان ہونے کا امکان ہے۔ ماضی میں کئی ایسے واقعات دیکھنے میں آئے ہیں۔ جن میں خلاف سماج عناصر نے آتشبازی کو عام راہ گیروں اور پردہ دار مستورات کو تنگ کرنے کا ذریعہ بنا لیا تھا۔

فورڈ فاؤنڈیشن کے ماہرین کی سرگرمی

کراچی ۱۴؍ اپریل۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ فورڈ فاؤنڈیشن کے ماہرین نے فنی تعلیم کے بارے میں صحیح امکانات کا جائزہ لینے کے لئے آج پاکستانی ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر اور انجینئرنگ کالج کراچی کو دیکھا۔

واضح رہے۔ کہ فورڈ فاؤنڈیشن نے پاکستان میں فنی تعلیم جاری کرنے کا پروگرام شروع کیا ہے اس غرض کے لئے امریکہ سے ماہرین کی ایک جماعت آئی ہے۔ جو امکانات کا جائزہ لینے کے بعد فنی تعلیم کی ترقی کے بارے میں حکومت سے اپنی سفارش پیش کرے گی۔

ڈھاکہ سے اردو کا ایک اور روزنامہ

ڈھاکہ ۔ ۱۴؍ اپریل۔ ڈھاکہ سے اردو کا ایک اور روزنامہ جاری ہوا ہے۔ اس کے ایڈیٹر مسٹر م غلام احمد ہیں۔ وہ اس سے پہلے روزنامہ پاسبان کے ایڈیٹر تھے۔

اشتراکیوں سے سارے جنوب مشرقی ایشیا کو خطرہ

پیرس ۔ ۱۴۔ اپریل۔ امریکہ کے وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے کل یہاں کہا کہ ہند چینی کی جنگ آزادی "آزاد دنیا اور اشتراکی استبداد کی جنگ کا ایک حصہ ہے"

انہوں نے کہا کہ ہند چینی کی معاون ریاستوں میں کمیونسٹوں کے حملوں سے درحقیقت پورے جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

سابق شاہ فاروق کی جائداد کسانوں میں تقسیم کی جائیگی

قاہرہ ۱۴؍ اپریل۔ نائب وزیر اعظم لفٹنٹ کرنل جمال عبد الناصر میجر صالح سلیم وزیر قومی قیادت اور وزیر مواصلات ونگ کمانڈر جمال سالم قصبہ خارہ فیہ روانہ ہو گئے ہیں۔ وہاں نائب وزیر اعظم کاشتکاروں میں وہ دستاویزات تقسیم کریں گے۔ جن کی رو سے انہیں سابق شاہ کی جاگیر پر مالکانہ حقوق حاصل ہو جائیںگے یہ جاگیر قصبہ بلبیس سے آٹھ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اور ابتداء میں خدیو اسمٰعیل اس کے مالک تھے۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد اس کا رقبہ ۵۷۰۴ ایکڑ ہو گیا تھا۔

اسرائیل کے خلاف اردن کی شکایات

عمان ۱۴؍ اپریل۔ اردن نے کل مخلوط عارضی صلح کمیشن کے پاس چار شکایات درج کرائیں۔ جن میں اسرائیل پر جارحانہ کارروائیاں کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔

ان شکایات میں مندرج ہے کہ اسرائیلیوں نے کل رات اردن کے قومی محافظ دستوں پر موضع کتانہ میں گولی چلائی نیز یہ کہ اسرائیلی طیارے دریائے اردن کے غربی کنارے پر دو دفعہ گزرے اور حد متارکہ کی اسرائیلی فوجوں نے عرب گڈریوں پر گولی چلائی۔

لیبر پارٹی کی طرف سے جنوب مشرقی ایشیائی ملکوں کو آزاد کرنیکا مطالبہ

لندن ۱۳؍ اپریل۔ آج رات پارلیمانی لیبر پارٹی کا ایک مکمل اجلاس اس غرض سے طلب کیا گیا ہے تاکہ مسٹر اٹیلی اور بیوان کی اس عظیم ٹکر کے متعلق فیصلہ کیا جائے۔ جس کے باعث جنوب مشرقی ایشیائی نیٹو کے سرکاری پلان کے سلسلہ میں حزب مخالف میں بہت زیادہ اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ بیوان کی اس تحریک پر بھی اس اجلاس میں بحث ہو گی کہ یہ منصوبہ امریکہ کے آگے گھٹنے ٹیک دینے اور فرانسیسی نوآبادیاتی ازم کی حمایت کرنے کے مترادف ہے۔ حالانکہ پارٹی کے باغی گروہ نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ پارٹی خواہ منظور کرے یا نہ یہ تحریک دار العوام میں ضرور پیش کی جائے گی۔

حزب مخالف کے ارکان اس امر میں متفق ہیں کہ اگر یورپ کی حفاظت کرنے والے ادارے نیٹو کی طرح جنوب مشرقی ایشیا میں بھی ایسی تنظیم کا قیام ناگزیر ہے۔ تو اس امر کا خیال رکھا جائے کہ وہ آزاد اور خود مختار قوموں کے آزادانہ اشتراک کا حامل ہو۔

اگر فرانس بھی پاکستان اور بھارت کی طرح کی آزادی ہند چینی کی تمام ریاستوں کو دینے پر آمادہ ہو جائے تو ممبر پارٹی آسانی کے ساتھ اس مجوزہ تنظیم کی حمایت کر سکے گی۔ وہیں اثنا سرکاری اور غیر سرکاری حلقے اس دفاعی تنظیم کی بابت پاکستان اور بھارت کی رائے کا مطالعہ بھی کریں گے۔

جنوب مشرقی ایشیائی تنظیم سے جنگ کا فوری خطرہ ہے

لندن ۔ ۱۴؍ اپریل۔ مبصرین کا خیال ہے۔ کہ مجوزہ ایشیائی تنظیم سے نیٹو کی نسبت فوری جنگ کا بہت زیادہ خطرہ ہے

اس مجوزہ پیکٹ کے مجوزہ ارکان کے علاقوں میں اس وقت جنگ جاری ہے۔ اور اگر ہند چینی اور کوریا کا تصفیہ نہ ہو سکا۔ تو ان ملکوں کو جنگ کی آگ میں کودنا پڑے گا۔

تاہم یہ مجوزہ تنظیم چین کو براہ راست الٹی میٹم دینے کی نسبت بار دست انتباہ کی حیثیت رکھتی ہے

مڈل اسکولوں کے انتخابات کے نتائج کا اعلان ۱۷؍ اپریل کو کر دیا جائے گا!

لاہور ۱۴؍ اپریل۔ آج یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مڈل اسکولوں (برائے لڑکے) کے انتخابات کے نتائج کا اعلان اس ماہ کی سترہ تاریخ کو کر دیا جائے گا۔

شاہ سعود ۲۲؍ اپریل کو ڈھاکہ پہنچیں گے

ڈھاکہ ۱۴؍ اپریل۔ توقع ہے کہ سعودی عرب کے شاہ سعود بن عبد العزیز جو پاکستان کے دورے پر کراچی پہنچے ہیں۔ ۲۲؍ اپریل کو لاہور سے بذریعہ طیارہ یہاں آئیں گے۔ اور ایک دن قیام کرنے کے بعد ۲۳؍ اپریل کو بذریعہ طیارہ عازم ڈھاکہ ہو جائیںگے۔

ماؤ ماؤ کے خلاف مہم ناکام رہی

نیروبی ۱۴؍ اپریل۔ مشرقی افریقی کمانڈ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف سے سرکاری طور پر اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ گرفتار شدہ "جنرل چائنا" کی وساطت سے ماؤ ماؤ کے لیڈروں کو ہتھیار ڈال دینے پر مجبور کرنے کی جو مہم جاری کی گئی تھی۔ وہ ناکام ہو گئی ہے اسی وقت یہ اعلان بھی کیا گیا ہے کہ ہتھیار ڈالنے کی گفت و شنید کے ختم ہونے کے بعد سے اب تک ماؤ ماؤ کے ۲۰۰ حامیوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

افغانستان اور پاکستان کا وفاق

حکومت کی طرف سے تردید

کراچی ۱۴؍ اپریل۔ آج یہاں سرکاری طور پر بعض اخبارات کی اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ پاکستان اور افغانستان کا وفاق بنانے کے لئے بات چیت ہو رہی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ خبر غلط ہے۔ البتہ باہمی تعلقات بہتر بنانے کے لئے بات چیت کچھ عرصہ سے جاری ہے۔

مادہ پرستی کی بڑھتی ہوئی رَو کے باوجود امریکی عوام اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں

نیویارک ۱۴؍اپریل: نیویارک ٹائمز کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ امریکہ کے مذہبی رہنماؤں کی ایک بڑی اکثریت نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ امریکی عوام کا خدا کی ذات میں ایمان مستحکم تر ہوگیا ہے۔ ٹائمز نے اس سلسلہ میں ایک عالمگیر جائزہ شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ بیس سال کے عرصہ میں جنگ کی ہولناکیوں کے نتیجہ کے طور پر سائنسی ایجادات مادہ پرستی کی نام نہاد ترقی اور عہد حاضر کے سیاسی اور نظریاتی تصادم کی بناء پر خدا تعالیٰ کی ذات میں بحیثیت مجموعی انسان کے ایمان میں ذرہ برابر ضعف نہیں آیا ہے۔ اس عالمگیر جائزے میں کہا گیا ہے۔ کہ ایسے بنیادی رجحانات کا تمام مذاہب پر یکساں طور پر اطلاق کیا جاسکتا ہے۔ اور ان مذاہب میں اسلام، عیسائیت یہودیت، بدھ مت، ہندو مت، اور دین زرتشت شامل ہیں۔

اسرائیل اور عرب کی حکومتیں تعاون کریں

واشنگٹن ۱۴؍اپریل: امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اسرائیل اور عرب حکومتوں سے تقاضا کیا ہے۔ کہ وہ سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے فوج کا استعمال ترک کردیں۔ اور مشرق وسطیٰ کے امن اور استحکام کے لئے باہم تعاون کی پالیسی اختیار کریں۔

مجلس عاملہ پاکستان مسلم لیگ کا اجلاس

کراچی ۱۴؍اپریل: اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مجلس عاملہ پاکستان مسلم لیگ کا ایک اجلاس ۲۵؍اپریل کو شام کے ساڑھے ۶ بجے وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر منعقد ہو رہا ہے۔

ملازموں کو کم از کم تنخواہ اسی روپے ماہوار ملیگی

الہ آباد ۱۴؍اپریل: یو-پی- اسمبلی میں گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ سرکاری افسروں اور کم تنخواہ پانے والے ملازموں کے درمیان پیدا شدہ خلیج کو حل کرنا چاہتی ہے۔ گورنمنٹ ہر ملازم کی تنخواہ کم از کم اسی روپیہ ماہوار کرنے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ پبلک مزید ٹیکس دینے کو تیار ہو۔

ہوائی اڈہ وسیع کردیا گیا

ڈھاکہ ۱۴؍اپریل: اطلاع ملی ہے۔ کہ کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان نئی ہوائی سروس شروع ہو رہی ہے۔ اس کے لئے تیج گاؤں کے ہوائی اڈہ کو وسیع کرنے کا کام مکمل کرلیا گیا ہے

—— کراچی ۱۴؍اپریل: ۲۱؍اپریل کو پاکستان کابینہ کا ایک خاص اجلاس ہوگا۔ جس میں مشرقی بنگال، سندھ، پنجاب، صوبہ سرحد، خیرپور اور بہاولپور کے وزراء اعظم کو خاص طور پر آنے کی دعوت دی گئی ہے

کپڑے کے کوٹہ میں اضافہ!

کراچی ۱۴؍اپریل: بیرون ملک سے درآمد شدہ کپڑے کا کوٹہ دو گز فی کس سے بڑھا کر ۳ گز کردیا گیا ہے۔ سوتی کارڈ دکھا کر ململ، لٹھا اور دوسرے کپڑے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ یہ اضافہ سٹاک کا اندازہ لگانے کے بعد کیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں تین گز کپڑا مقرر کیا گیا ہے۔

کمیونسٹ فوج نے پورے علاقے کو خطرہ میں ڈال دیا ہے

پیرس میں مسٹر فاسٹر ڈلس کا بیان

پیرس ۱۴؍اپریل: ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سیکرٹری مسٹر جوہن فاسٹر ڈلس جب لندن سے آج یہاں پہنچے۔ تو انہوں نے کہا کہ آزاد قوموں کے ممبروں کو جن کا تعلق ہند چینی سے ہے۔ بالآخر جنگ کے خاتمے کے متعلق فیصلہ کرنا چاہیئے۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو ایک بیان میں کہا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ جنیوا کانفرنس میں بھی یہی فیصلہ ہوگا۔ لیکن منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے ہم سب کے ارادے مشترک ہونے چاہئیں۔ مزید کہا۔ کہ کمیونسٹ افواج نے جو ہند چینی میں لڑ رہی ہیں۔ تمام علاقے کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

مسٹر ڈلس جن کے ساتھ ریاست کے کچھ اور آدمی بھی تھے۔ برطانیہ کے سابق سیکرٹری انتھونی ایڈن سے گفتگو کرکے لندن سے آئے تھے۔ اورلی ایئرپورٹ پر ان کا استقبال فرانس کے وزیر خارجہ نے کیا۔

چالیس ہزار کی ناجائز چرس پکڑی گئی

کراچی ۱۴؍اپریل: کل صبح کراچی سٹی ریلوے سٹیشن پر پولیس نے تین اشخاص کے قبضہ سے چالیس ہزار روپے کی مالیت کی ناجائز چرس برآمد کی۔ یہ اشخاص پاکستان میل پر پشاور سے آئے تھے۔ پولیس نے دو کو حراست میں لے لیا مگر تیسرا فرار ہوگیا۔

ایرانی تیل کا مسئلہ ابھی طے نہیں ہوگا

تہران ۱۴؍اپریل: اتوار کو ایک باخبر حلقہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایرانی تیل کے مسئلہ کے جلد طے ہونے کی توقع نہیں ہے۔

مسٹر ڈلس کی مساعی کا مقصد آزاد اقوام عالم میں اتحاد خیال پیدا کرنا ہے

نیویارک ۱۴؍اپریل: امریکہ کے "نیویارک ٹائمز" نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں ہند چینی میں اجتماعی اقدام اختیار کرنے کے متعلق مسٹر ڈلس کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا میں اشتراکیت کی توسیع پسندی کے خلاف اتحاد خیال پیدا کرنے کے سلسلے میں مسٹر ڈلس کا مشن دنیا بھر میں آزادی کے مفاد کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔

ٹائمز نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ مسٹر ڈلس کا حالیہ دورہ لندن و پیرس کا مقصد اتحاد و تصور پیدا کرنا ہے۔ نہ کہ اشتراکی خطرے کا سد باب کرنے کے لئے اقدام کی نوعیت کے بارے میں تبادلہ خیال کرنا۔

نیویارک ٹائمز کی رائے میں اس مرحلے پر نوعیت اقدام۔ اتحاد خیال کی بہ نسبت کم اہمیت رکھتی ہے۔ ابھی وہ مرحلہ نہیں آیا۔ جب کہ ہمیں فوجوں اور ہوائی جہازوں کی تعداد وغیرہ کے بارے میں بحث و تعیین کرنے کی ضرورت ہو۔ بلکہ یہ مرحلہ وہ ہے۔ جہاں ہمیں ایک مشترکہ خطرہ کو محسوس کرنے کی ضرورت کا احساس ہوا ہے۔ اور مسٹر ڈلس کے موجودہ دورے کا اصل مقصد یہی ہے۔

ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ اتحاد عمل آن واحد میں پیدا نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور نہ ہی وزیر خارجہ کے حالیہ مشن سے۔ یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ ہفتہ تنظیم معاہدہ بحر الکاہل کا وجود عمل میں آئے گا۔ لیکن ایک نئے اتحاد مقصد اور تصور کا وجود تو عمل میں آسکتا ہے۔

آزاد اقوام عالم مجوزہ جنیوا کانفرنس میں کوئی چیز حاصل کرنے کی توقع نہیں کرسکتیں۔ اگر وہ موجودہ نام نہاد اخلاقی مصالحت کا ماحول پیدا کریں۔ یا مرعوبیت اور نفاق و انتشار کا مظاہرہ کریں۔ اگر آزاد اقوام آزاد رہنا چاہتی ہیں۔ تو انہیں متحدہ رہنا ہوگا ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ اتحاد مقصد سوویٹ یونین کی پھوٹ ڈالو۔ اور آزاد قوموں کو فتح کرو کی پالیسی کو ناکام بنا سکتا ہے۔ اور یہی اتحاد جنوب مشرقی ایشیا کی بقا اور دنیا میں مقصد آزادی کی کامیابی کے لئے انتہائی ضروری اور لابدی ہے۔

برطانیہ نے ریت کی بوریاں عراق بھیج دیں!

لندن ۱۴؍اپریل: دفتر خارجہ کی طرف سے بتایا گیا ہے۔ کہ بغداد کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے برطانیہ نے ریت کی ۱۵۰۰۰ بوریاں اور ۲۰۰۰ خیمے ارسال کئے ہیں۔ اور برطانوی سفیر کو حکومت عراق کی طرف سے شکریہ کا پیغام موصول ہوا ہے۔

—— لاہور ۱۴؍اپریل: معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے صوبے میں تمام ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ان کے فرائض کے علاوہ بحیثیت سپیشل جج کے مقرر کیا گیا ہے۔

اسلام کی ضیا پاشیاں جنوبی بنگال میں

(بقیہ صفحہ ۵)

زمین پر محرابوں اور چھت پر گنبدوں کی بناوٹ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ اس عمارت کو اس علاقہ کے معماروں اور ہنرمندوں نے تعمیر کیا تھا۔ کیونکہ ان سے یہاں کی مقامی روایات کا رنگ جھلکتا ہے۔ برعظیم کے شمال میں مسلمانوں کی بنائی ہوئی عمارات سے جو جلال ٹپکتا ہے۔ وہ سب اس میں موجود ہے۔ لیکن بجائے ہیرے جواہرات سے اسے آراستہ کرنے کے اس کی جگہ گنبدوں اور نازک ستونوں کی بناوٹ اور غور و پرداخت میں وقت صرف کیا گیا ہے۔ خان جہان علی خاں نے شاندار عمارات بنانے کا جو اہتمام کیا۔ وہ دراصل ایک بادشاہ کے ہی شایان شان تھا۔ لیکن اس کا سلوک لوگوں سے ایک ہمدرد مصلح کا تھا۔ اس نے نہ صرف یہ کہ اپنی مہر اپنے سکوں پر نقش کی۔ بلکہ جنوبی بنگال کے لوگوں کے دلوں میں اسلام کا نقش بھی اچھی طرح بٹھا دیا۔ وہ عمارات جو داستان پارینہ کا ایک ورق کھولے کھڑی ہیں وہ انتہائی تعجب انگیز ہیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ وہ فن تعمیر کا اعلیٰ کمال ہمارے سامنے پیش کرتی ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ آج بھی ان کے در و دیوار ہم سے بزبان حال پکار پکار کر یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ایمان کی قوت اتنی زبردست ہے۔ کہ وہ ہزاروں سالہ گہری دلدلوں کو ہٹا کر ان کی جگہ بڑی بڑی عالیشان عمارتیں اور خوبصورت مسجدیں تیار کرا سکتی ہے۔ اس قوت ایمانی کو پیدا کرنے والے وہ لاتعداد اشخاص تھے۔ جو تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ سرانجام دینے کے لئے یہاں آئے۔ اور خان جہان علی انہی میں کا ایک فرد تھا۔ (ترجمہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵